از: امام احمد رضا خاں رضاؔ بریلوی

سلامِ رضا

مشکل الفاظ و تراکیب کے معانی و مفاہیم اور درست
تلفظ کے لیے رہنما اعراب کے ساتھ

مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

از

ڈاکٹر محمد طاہر قریشی

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

از: امام احمد رضا خاں رَضاؔ بریلوی

سلامِ رَضا

(مشکل الفاظ وتراکیب کے معانی ومفاہیم اور
درست تلفظ کے لیے رہنما اعراب کے ساتھ)

ڈاکٹر محمد طاہر قریشی

مقدمہ: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

دین وعلم کی اشاعت وابلاغ کے لیے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کا حوالہ دے کر بلا ترمیم واضافہ اشاعت کی عام اجازت ہے

نام	سلام رَضا
تحقیق	ڈاکٹر محمد طاہر قریشی
مقدمہ	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
سنہ اشاعت	۱۴۴۳ھ/۲۰۲۱ء
اشاعت	اول
طباعت	ایک ہزار
نگرانِ طبع	اقبال احمد اختر القادری
حروف ساز	شیخ وامق انصاری، کراچی (+92 300 2393848)
ناشر	ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی
ہدیہ	80/-

ملنے کا پتہ

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ)

۲۵۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی۔ ۷۴۴۰۰

فون: 021-32725150، واٹس ایپ: 9205511 303 92+

imamahmadraza@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور زمانہ سلام جس کو اہل دانش نے قصیدۂ سلامیہ بھی لکھا ہے گزشتہ صدی سے اب پندرہویں صدی میں بھی دنیا کے پانچوں براعظموں میں گونج رہا ہے...... یہ سلام درحقیقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا مبارک اور اُن کی سیرت طیبہ کا خوب صورت احاطہ کرتا ہے اس لیے اسے "منظوم سیرت نامہ" کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا...... امام احمد رضا نے سیرت طیبہ پر لکھی گئی ہزاروں کتابوں کا نچوڑ اپنے اس سلام میں سمو کر سمندر کو کوزے میں بند کرنے کی اعلیٰ مثال قائم فرمائی ہے۔

اس حقیقت سے بھی انکار محال ہے کہ شاید ہی کہیں ایک نشست میں یہ پورا سلام پڑھا گیا ہو...... عام طور پر دس/ پندرہ اشعار پڑھے جاتے ہیں...... اگرچہ امام الکلام امام احمد رضا نے یہ پورا سلام ایک ہی نشست میں لکھا تھا جیسا کہ مقدمہ نگار پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب نے تحریر فرمایا، مگر کسی کا اسے ایک نشست میں

پورا پڑھنا معلومات میں نہیں آیا۔ ماشاءاللہ اب یہ سعادت ڈاکٹر محمد طاہر قریشی نے حاصل کر لی ہے کہ موصوف نے تحت اللفظ پورا سلام ایک ہی نشست میں اس طرح پڑھا کہ اس میں تلفظ کی درست ادائی کا خاص خیال رکھا گیا...... پھر اس کی ایک وڈیو بنا کر سوشل میڈیا (یوٹیوب) پر اپ لوڈ بھی کر دی ہے، جس کا لنک مقدمہ میں درج ہے...... جس پر موصوف اور ان کے معاونین کو خراج تحسین پیش ہے۔

صدر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کی خواہش پر محترم ڈاکٹر محمد طاہر قریشی نے سلام رضا کا وہ مسودہ اشاعت کے لیے عنایت فرما دیا جس میں انہوں نے مشکل الفاظ و تراکیب کے معانی و مفاہیم اور درست تلفظ کے لیے رہنما اعراب کی نشان دہی کی ہے...... جسے صدرِ ادارہ کے جامع اور معلوماتی مقدمہ کے ساتھ سن عیسوی کے اعتبار سے صد سالہ عرس رضا (۱۹۲۱ء۔۲۰۲۱ء) پر منعقدہ ۴۱ ویں امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۲۱ء کراچی کے موقع پر اس جذبے کے تحت شائع کیا جا رہا ہے کہ جب اور جہاں سلام رضا پڑھا جائے، وہاں اس سے رہنمائی لیتے ہوئے درست تلفظ کے ساتھ پڑھا جائے۔

مولیٰ تعالیٰ ہماری یہ کاوش اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے...... ڈاکٹر محمد طاہر قریشی، مقدمہ نگار اور ہمارے ادارہ کے جملہ اراکین و معاونین کو اس کی برکات سے نوازے۔ آمین۔

یکم ربیع الاول ۱۴۴۳ھ — از

۱۸ اکتوبر ۲۰۲۱ء — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

صدر: ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

اللہ عزوجل نے اپنی آخری اور مکمل کتاب قرآن مجید میں اپنے پیارے اول و آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام مسلمانوں کو توجہ خاص دلواتے ہوئے حکم دیا کہ جس طرح میں اور میرے تمام فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والوں تم بھی ان پر درود اور کثرت سے سلام بھیجو۔ اس آیت درود وسلام کے نزول کے بعد سے تمام جہاں کے مسلمان اپنے نبی پر ہر زبان میں درود کے نذرانے پیش کرتے آئے ہیں اور پیش کرتے جائیں گے۔ درود کے صیغے تو اکثر عربی زبان ہی میں لکھے گئے ہیں مگر سلام کے صیغے منظوم و منثور مختلف زبانوں میں لکھے اور پڑھے گئے ہیں۔

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ تک کئی قصیدے لکھے گئے مگر جو پذیرائی حضرت شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ بردہ شریف کو حاصل ہوئی ایسی پذیرائی عرب دنیا میں کسی اور قصیدے کو حاصل نہ ہوئی۔ عرب کے علاوہ عجم میں بھی یعنی برصغیر پاک و ہند میں محافل میلاد میں اول یا آخر اس قصیدے کو سلام کے طور پر پڑھا جاتا ہے اور اب اس قصیدے کے اردو اشعار بھی بکثرت پڑھے جاتے ہیں۔ اس سلام کو برصغیر میں خاص اہتمام کے ساتھ ہاتھ باندھ کر اور کھڑے ہو کر پیش کیا جاتا ہے جبکہ عرب میں آج بھی

اکثریت بیٹھ کراور دف کے ساتھ اس کو پڑھتی ہے یہ عرب وعجم کا اپنا اپنا ذوق ہے۔ حکم سلام پڑھنے کا ہے اب جس کا جی چاہے کھڑے ہوکر ہاتھ باندھ کر پڑھے جس کا دل چاہے بیٹھ کر دف کے ساتھ پڑھے دونوں عمل میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حکم مطلق ہے کہ سلام بھیجو۔

برصغیر میں اسلام آنے کے بعد ابتدائی علمی زبان یہاں عربی رائج رہی پھر مغل دور میں یہ فارسی سے تبدیل ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ کئی زبانوں کی آمیزش اور ہم آہنگی کے باعث اردو میں تبدیل ہوتی چلی گئی، جیسے جیسے اردو زبان اپنی حیثیت مضبوط کرتی رہی اس میں ادبی شاہکار تصنیف ہونے لگے اور شاعروں نے فارسی کے علاوہ اردو قصائد، مرثیے، نوحے، سلام وغیرہ لکھنا شروع کردیے۔ مثلاً اردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر سلطان محمد قلی قطب شاہ کا کلام ملاحظہ کریں:

جو بارہ اماماں ہیں لکھ ان پر سلاماں ہیں
ہم ان کے غلاماں ہیں، دن دین محمد کا

(محمد قلی قطب شاہ، کلیات قطب شاہ، مرتبہ، ڈاکٹر سیدہ جعفر، ترقیء اردو بیورو، نئی دہلی ۱۹۸۵ء ص: ۲۴، بحوالہ سلام نگاری کی روایات از سید امان شاہ عباسی، فیصل آباد ۲۰۲۱ء ص: ۳۲)

ولی دکنی ۱۷۰۷ء۔۱۶۶۷ء کا کلام بھی ملاحظہ ہو:

اس نورِ مصطفیٰ پر بولو سلام یاراں
محبوب مصطفیٰ پر بولو سلام یاراں
اس پاک پارسا پر حیدر کے دل ربا پر
اس لعل بے بہا پر بولو سلام یاراں

(ولی محمد، کلیاتِ ولی، مرتبہ نورالحسن ہاشمی، انجمن ترقی اردو دہلی، ۱۹۵۴ء ص: ۲۰۸)

قارئین کرام!

یہاں صرف دو مثالیں دی گئیں کیونکہ اصل موضوع میلاد یا سلام کی تاریخ

کی تدوین نہیں مگر اس لیے ذکر کرنا مناسب معلوم ہوا کہ اردو میں سلام رضا سے قبل برصغیر کے اردو شعراء کرام نے کب سے باقاعدہ سلامِ رسول ﷺ لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔ اس سلسلے میں احقر نے برصغیر پاک و ہند کے کئی ریسرچ اسکالرز سے رابطہ کر کے ان سے استفادے کی کوشش کی جن میں محترم مفتی محمد حنیف خاں بریلوی' ڈاکٹر سراج احمد، ڈاکٹر غلام جابر شمس، مولانا بدیع العالم رضوی، حضرت سید وصی الرحمٰن چاٹگامی، پرفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال، پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد سہیل شفیق، جناب محمد طارق آزاد، جناب سید صبیح الدین صبیح رحمانی، ان سب نے اتفاق کیا کہ ایسا کوئی تاریخی مجموعہ تیار نہیں کیا گیا جس میں اردو زبان میں سلام کی کوئی تاریخ مرتب کی گئی ہو۔ دوسری طرف ایک اور کوشش بھی کی گئی کہ تاریخی طور پر اس بات کا ہی اندازہ ہو جائے کہ برصغیر میں ایک سلام میں جو چار عربی مصرعے ؎

یا نبی سلام علیك
یا رسول سلام علیك
یا حبیب سلام علیك
صلواۃ اللہ علیك

کے بعد جو اردو میں اشعار پڑھے جاتے ہیں یہ کب سے رائج ہوئے اور کس کس نے اس میں طبع آزمائی کی ہے! اس کی بھی کوئی تاریخ مرتب نہیں کی جاسکی ہے البتہ خواجہ اکبر وارثی کی کتاب "میلادِ اکبر" میں یہ سلام آج بھی چھپتا ہے اور عورتوں کی محفلِ میلاد میں آج بھی سماعتوں میں آتا ہے۔

(اول بند) فخر آدم فخر حوا فخر نوح فخر یحیٰ
فخر ابراہیم و موسیٰ فخر اسمٰعیل و عیسیٰ

(آخری بند) میرے مولا میرے سرور ہے یہی ارمانِ اکبر
پہلے قدموں پر رکھ سر پھر کہے یہ سر اُٹھا کر

یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک   صلواۃ اللہ علیک

(خواجہ اکبر وارثی، اصلی میلادِ اکبر، فہیم برادرز، کراچی)

اس سلسلے میں پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد سہیل شفیق کی جانب سے تین مقالوں کی نشان دہی کی گئی:

۱) اردو میں سلام نگاری، مقالہ نگار حیدر نقی رضوی، جبل پور یونیورسٹی ۱۹۸۲ء

۲) اردو میں سلام نگاری کی روایت، مقالہ نگار سیدہ زہرا بیگم،
عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن، ۱۹۸۵ء

۳) اردو سلام نگاری کا تاریخی اور فکری جائزہ، مقالہ نگار عباس رضا
پنجاب یونیورسٹی لاہور ۲۰۰۵ء

ڈاکٹر صاحب کی مہربانی کہ انھوں نے آخری مقالے کی پی۔ڈی۔ایف۔ فائل بھیج دی۔ اس میں اگرچہ مقالہ نگار نے باب دوم میں "اردو سلام قیام پاکستان سے قبل" میں سلام نگاری کا ابتداء سے پس منظر پیش کیا ہے اور دکن میں سلام نگاری سے لے کر بعد کے دور کا احاطہ کیا ہے اور تمام بڑے بڑے شعراء کا نام لے کر تذکرہ کیا ہے مگر اس میں سلام رضا کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ اگرچہ انھوں نے دور حاضر کے شاعروں کا کلام بھی پیش کیا ہے لیکن تمام کے تمام یا تو مرثیے ہیں یا نوحے ہیں یا پھر منقبتی سلام ہیں، لیکن جو خاص سلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلو ہے وہ اس میں مفقود ہے۔

احقر کو ایک مقالہ جناب سید صبیح الدین رحمانی کی طرف سے بھی پی۔ڈی۔ ایف۔ فائل کی شکل میں موصول ہوا۔ یہ مقالہ رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد میں ۲۰۲۱ء میں ایم۔فل کی ڈگری کے حصول کے لیے جناب سید شاہ زمان عباس شمس صاحب نے زیرِ نگرانی سید منیر حسین پیش کیا تھا جس کا عنوان تھا "پاکستان میں سلام نگاری کی روایت" یہ مقالہ ۱۷۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں چار (۴) ابواب

باندھے گئے ہیں پہلے باب میں تمہیدی بحث ہے، دوسرے باب (ص:۲۷-۵۶) میں "اردو میں سلام نگاری کی روایت" پر بحث کی گئی ہے۔

اس مقالے میں بھی مقالہ نگار اردو زبان میں سلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ مرتب نہ کر سکے اگرچہ انھوں نے بیسیوں شاعروں کے کلام کے نمونے پیش کیے ہیں لیکن وہ سلام رضا تک پہنچنے کے باوجود اس بات کی تحقیق نہ کر سکے کہ اس سے قبل کہاں کہاں اور کس کس نے باقاعدہ سلام بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھے ہیں۔ راقم کے نزدیک ابھی یہ تدوین کا کام نامکمل ہے ممکن ہے مستقبل میں سنجیدہ کام کرنے والے اس کو پائے تکمیل تک پہنچائیں۔

دور حاضر کے اہل علم کی رائے کے مطابق برصغیر میں امام احمد رضا نے دیگر علوم وفنون میں سیکڑوں کتب اردو زبان میں لکھ کر اپنے تبحر علمی کا سکہ منوایا ہے اور اردو شاعری میں "حدائق بخشش" کی صورت میں ایک لازوال شاہکار یادگار چھوڑا ہے۔ یہاں صرف ان کے سلامِ رَضا کے حوالے سے گفتگو کروں گا اور ان کے سلام پر معتبر شعرائے کرام کی آراء پیش کروں گا۔

راقم نے فاضل بریلوی کے رسائل اور فتاویٰ کے مطالعے کے دوران میں یہ محسوس کیا کہ آپ ایک ہی نشست میں گھنٹوں قلم روانی سے چلاتے ہوئے فتاویٰ اور رسائل مکمل فرمالیتے۔ لہٰذا احقر کا یہ قیاس شاید درست ہو کہ انھوں نے سلام رضا کے ۱۷۲ اشعار بھی ایک ہی نشست میں لکھے ہوں، مجھے کوئی لکھی ہوئی روایت تو نہ ملی مگر مجھے یاد آتا ہے کہ کسی ہندی عالم کی تقریر میں یہ روایت سنی تھی کہ آپ ایک ٹرین کے سفر میں کہیں جارہے تھے تو کسی نے کہا کہ حضرت اردو زبان میں کوئی مستند سلام نہیں لکھا گیا ہے اگر آپ اس پر قلم اُٹھائیں تو بہت اچھا ہوگا۔ آپ نے کاغذ اور قلم مانگا اور اس ٹرین کے سفر میں غالباً دو سے ڈھائی گھنٹے کے سفر میں تمام اشعار لکھ

کر دے دیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔لیکن یہ اعلیٰ حضرت کے لیے کوئی مشکل کام نہ تھا کہ انھوں نے اپنے طویل معراجیہ قصیدے کے ۶۷ ۱ اشعار بھی تقریباً ایک گھنٹے میں لکھ کر دے دیے تھے۔ راقم حسن ظن کے ساتھ یہ لکھ رہا ہے کہ اتنا طویل سلام بحضور سرور کائنات ﷺ اردو زبان میں آج تک کسی نے نہیں لکھا۔ دوسری طرف یہ نبی کریم ﷺ کا سراپا اور سیرت کا بہترین منظوم عقیدت نامہ ہے جس میں صحابہ کرام، اہل بیت، ازواج مطہرات اور کل اُمت کو شامل رکھا گیا ہے۔

آیئے اب اختصار سے معتبر تبصرہ نگاروں کے خیالات سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ سب سے پہلے اردو ادب کا ایک انتہائی معتبر نام جامعہ کراچی شعبہء اردو کے سابق صدر پروفیسر ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی۔ ان کے ایک مقالے سے اقتباسات حاصل کرتے ہیں جو انھوں نے " سلام رضا کے دو باغوں کی سیر" کے عنوان سے لکھا تھا جس کو محترم المقام سید صبیح الدین رحمانی نے اپنے مرتبہ شدہ " کلام رضا م، فکری و فنی زاویے" میں ۲۰۱۷ء میں شائع کیا تھا جو صفحہ ۱۰۴ سے ۱۱۲ میں تفصیل سے پڑھا جا سکتا ہے ملاحظہ کریں ابوالخیر کشفی کی کشفی کیفیات بسلسلہ سلام رضا:

> " سارے سال اور خاص طور پر ماہ ربیع الاول میں برِ اعظم جنوبی ایشیاء کی مسلمان بستیاں " مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کی صداؤں سے گونجتی رہتی ہیں۔ یہ صدائیں مسجد و محراب سے اُبھرتی ہیں، گھروں کے آنگنوں میں آوازوں کے غنچوں میں یہی نغمہ سنائی دیتا ہے۔ ذکر رسول کریم ﷺ کی محفلوں میں اسی سلام کے الفاظ سے چراغاں ہوتا ہے۔ بلاشبہ یہ ہماری زبان کا مقبول ترین سلام ہے۔ بیسویں صدی ہجری کی بڑی مدت اس سلام کی مقبولیت کی شاہد ہے اور اب اکیسویں صدی عیسوی میں اردو دنیا کی حدود کی توسیع کے

ساتھ اس سلام رضا کی صداؤں نے نئے علاقوں کو مسخر کر لیا ہے۔

سلام اردو نعت اور اردو مرثیہ کی ذیلی صنف کا درجہ رکھتا ہے۔ مولانا احمد رضا خاں کے سلام کا ذکر اپنی کئی تحریروں میں کر چکا ہوں۔ اس سلام کی اہم ترین بات اس کی ترتیب اور تعمیری حسن ہے۔ جذبہء دل کی اپنی تعبیر اور اظہار ہوتا ہے۔ جذباتی شاعری میں فکری شاعری کی سی ترتیب کم نظر آتی ہے۔ شاید اسی لیے ہمارے نظم گر شعرا کے یہاں بھی ترتیب ربطہ اور تنظیم نہیں ملتی۔ مولانا احمد رضا خاں میں جذباتی رنگ کے ساتھ فکری گہرائی بھی ہے اور ان دونوں مناظر کو حسن ترتیب نے اس طرح ایک دوسرے کو مربوط کیا ہے کہ ایک شعری شہ پارہ وجود میں آ گیا ہے۔

جناب احمد رضا خاں بریلوی کا سلام یہی تعمیری حسن رکھتا ہے بلکہ اس کے رنگ و بو کی مناسبت سے ایسا وسیع باغ کہہ لیجیے جس کے کئی حصے یا پھولوں کے کئی تختے ہوں۔ سلام رضا کے ان مختلف حصوں کی تاثیر اور تناسب کی بنا پر یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا بلکہ حقیقت کا اظہار ہوگا یہ ”حدائق نعت وثناء“ ہے۔ ہر حدیقہ کا رنگ دوسرے سے مختلف مگر ہم آہنگ ہے۔ پہلے حدیقے میں نبوت و رسالت کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے، رحمت ہدایت، شفاعت، عرش و فرش پر جلوہ گری، لطافت، نظافت، حکم و فضیلت، بعض مسخرات کی طرف اشارہ، ریاست و سرغیب، اس حصے میں (۳۱) اکتیس اشعار ہیں۔ اس حدیقے میں حضرت احمد رضا خاں صاحب کی زبان و بیان نے ان کے عقیدت کی گیرائی اور گہرائی کا ساتھ دیا ہے اور ایسی ایسی

تراکیب اور صفات ہمارے سامنے آتی ہیں جن سے ہماری زبان زیادہ نوری، قدسی صفت اور نئے احکامات کی امین بن گئی ہے۔

اس سلام (جس کو اس عاجز نے ”حدائقِ نعت“ قرار دیا ہے) کا دوسرا حدیقہ شمائل خدوخال رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عبارت ہے۔شمائل کا باب احادیث کے ذخیروں میں بہت نمایاں ہے۔سلام رضا کے حدیقہ دوم میں احادیث شمائل، عشق مصطفوی، قدرت کلام، شاعرانہ تخیل کی مہک نے اردو نعت کے دامن کو ایسے پھولوں سے بھر دیا ہے جن کی تازگی کو وقت کے گزران کا کوئی خطرہ نہیں۔ان اشعار میں اعضائے جسمانی اور ان کے کام کو احمد رضا صاحب نے عجیب انداز سے یکجا کیا ہے مثلاً شکم کے حسن اور صفت کو کس طرح بیان کیا ہے۔

کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

نئی نئی ترکیبیں جس آسانی سے مسلسل سلام رضا میں آتی چلی گئیں کہ پڑھنے والے کو ایسے مقامات نئے اور اجنبی پن محسوس ہوئے اور شعری تراکیب دو یا زیادہ الفاظ کو جوڑنے سے وجود میں نہیں آتیں بلکہ وہ دو یا دو سے زیادہ تجربات کو ایک معنوی رشتے میں منسلک کر دیتی ہیں ایک اور بات جو میرے ذہن میں شمائل (اس میں سراپا آپ کی عادات، غذا، تبسم، تکلم سب شامل ہیں) سے متعلق اشعار سے اُبھری ہے وہ ہے جسم وروح مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وحدت۔آپ کے وجود پاک کا ہر ذرہ شان رسالت رکھتا ہے۔اسی لیے سراپا میں

کارِ نبوت اور بارِ شانِ نبوت کے سورج چمک اُٹھتے ہیں۔ وما ینطق عن الھویٰ

وہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

اور ان اشعار میں نبی آخر الزماں کے کارِ نبوت، غم خواریٔ اُمت، شانِ شفاعت اور دائرہ بار و کار نبوت کے جلوے نظر آتے ہیں

اشک باریٔ مژگاں پہ برسے درود
سلکِ دُرِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

اشعار کے انتخاب میں اس وقت مجھے جو مشکل پیش آ رہی ہے اس تجربے سے شاید میں کبھی اس سے پہلے دوچار نہیں ہوا۔

اس کے بعد حدیقوں میں ازواج مطہرات، اہل بیت رسول، صحابہ کرام اور شاہ کی پوری اُمت کا ذکر کیا گیا ہے اور ان پر سلام و درود پیش کیا گیا ہے۔ ازواج مطہرات، اہل بیت کرام اور صالحین اُمت نبی کریم ﷺ کی نبوت اور صداقت کے شواہد ہیں اور رسول کریم کی نبوت کے مفاہیم ان کے مرتبہ و سیرت کو سمجھے بغیر پوری طرح روشن نہیں ہو سکتے اور سر دست ان انھیں دو باغوں کی سیر پر اکتفا کرتے ہیں"۔

(مضمون، سلام رضا کے دو باغوں کی سیر، ص: ۱۰۴۔۱۱۲)

ملک عزیز کے ایک ممتاز عالم دین، محقق اور مفتی محترم المقام مفتی محمد خان قادری نے ۱۹۹۳ء میں شرح سلام رضا لکھی تھی جو ۵۶۸ صفحات پر مشتمل تھی اور اس کو مرکز تحقیقات اسلامیہ، لاہور نے شائع کرنے کا شرف حاصل کیا تھا۔اس میں مفتی صاحب نے سلام رضا کے ۱۷۲ اشعار کو تقسیم کر کے ان کے شرح لکھی تو جواب تک شرح سلام رضا پر لکھی جانے والی سب سے معتبر اور مستند شرح کہی جاتی ہے۔اس کی تقسیم ملاحظہ کریں اور شرح کا مطالعہ کر کے روح کو جلا بخشیں۔مولانا مفتی محمد خان قادری رقم طراز ہیں:

"(۱) پہلے ۱۳۰ اشعار میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقائق،کمالات اور معجزات کے ساتھ ساتھ یہ بتایا کہ آپ کی ذات اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔

(۲) ۳۱۔۸۱ اشعار تک آپ کے سراپا کا بیان ہے جس میں ہر ہر عضو کے حسن و جمال کا تذکرہ ہے۔

(۳) ۸۲۔۹۰ آپ کی ولادت، بچپن رضاعت اور رضاعی زندگی کا بیان ہے۔

(۴) ۹۱۔۹۹ کا حصہ خاص خلوت و ذکر و فکر، بعثت مبارک،شان سطوت اور غلبہء دین پر مشتمل ہے۔

(۵) ۱۰۰۔۱۰۴ میں آپ کے غزاوت اور جراءت اور بہادری کا ذکر ہے۔

(۶) ۱۰۵۔۱۱۷ کا حصہ خاندان نبوی اور گلشن زہرا کی خوشبو سے مہک رہا ہے۔

(۷) ۱۱۸۔۱۲۶ آپ کی ازواج مطہرات کے درجات و کمالات پر مبنی ہے۔

(۸) ۱۲۷۔۱۴۳ تک صحابہ کرام، خلفائے راشدین اور عشرہ مبشرہ کی خدمت میں سلام پیش کیا ہے۔

(۹) ۱۴۴۔۱۴۹ میں تابعین، تبع تابعین اور تمام آل رسول پر سلام ہے۔

(۱۰) ۱۵۰۔۱۵۵ میں اربعہ ائمہ کا مبارک ذکر ہے۔

(۱۱)۱۵۶۔۱۵۹اغوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری ہے۔

(۱۲) ۱۶۰ ۔۱۶۵ میں اپنے سلسلہء مشائخ قادریہ برکاتیہ مارہرویہ کے تذکرے شامل ہیں۔

(۱۳) ۱۶۵۔۱۷۰ تمام اُمت مسلمہ خصوصاً اہلسنت ،والدین،دوست، احباب اوراساتذہ کے لیے دعا ہے۔

(۱۴)۱۷۱۔۱۷۲اسلام کا اختتام اس دعا پر ہورہا ہے کہ اے خالق ومالک اس صلوٰۃ وسلام کا یہ عمل مجھے روز قیامت اس طرح نصیب ہو کہ جب محشر میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری تشریف لائے اور ہمارے سامنے سے گزرے تو وہاں بھی مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت ہو

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رَضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

قارئین کرام!

حاصل مطالعہ اس بات کی واضح نشان دہی کررہا ہے کہ برصغیر پاک وہند میں اتنا طویل اردو سلام آج تک نہیں لکھا گیا اور جنھوں نے بعد میں لکھا بھی ہے تو اس میں دس بیس اشعار سے زیادہ شاید سلام کے مصرعے نہ ملیں اور اگر زیادہ طویل بھی ہوا تو اس میں وہ اہتمام ہرگز نہیں پایا گیا جو امام احمد رضا نے ۱۷۲ اشعار میں التزام رکھا ہے کہ اول پیدائش سے لے کر روزِ محشر تک کے تمام معمولات اور معاملات کو اشعار میں سمو کر ایک عظیم منظوم سیرت نگاری کی بنا ڈال دی ہے اور شاید صدیوں تک یہ عظیم کارنامہ آپ تک محدود رہے۔

ہمارے زمانے میں الحمد للہ سیکڑوں نعت خوانوں نے اپنے اپنے انداز میں سلام رضا کے چند مخصوص اشعار ہزاروں مرتبہ پڑھے ہیں اوران شاء اللہ پوری دنیا میں قیامت تک پڑھتے رہیں گے۔علاوہ چند کے سب اشعار کسی نے آج تک کسی

محفل میں بھی نہیں پڑھے گئے یہ اہتمام الحمدللہ ہمارے شہر کے مخلصین احباب نے مل کرانجام دیا ہے کہ انھوں نے پورا اسلام رضا صحیح متن، درست تلفظ اور مشکل الفاظ کے مفہوم کے ساتھ تحت اللفظ پڑھا اور اس کو انھوں نے ۱۰ دسمبر ۲۰۲۰ء کو یوٹیوب پر پیش کر کے دنیا تک پہنچا دیا جو یقیناً ایک بہت بڑا کارنامہ ہے اور اب آدھے گھنٹے کے اندر آپ پورا اسلام رضا بارگاہِ نبوت میں پیش کرتے ہوئے سماعت کر سکتے ہیں جس کا لنک یہ ہے:

https://www.youtube.com/watch?v=26qgaDFpFfA

شہر کراچی میں پروفیسر ڈاکٹر محمد سہیل شفیق (صدر شعبہ ء تاریخ اسلام جامعہ کراچی) ڈاکٹر داؤد عثمانی اور ڈاکٹر محمد طاہر قریشی نے مل کر ایک ادارہ بنام "اردو نصاب ساز" قائم کیا جس کا ایک مقصد یہ ہے کہ اردو ادب کے کلام کو یا عربی ادب کے کلاموں کو صحیح تلفظ اور صحیح متن کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کیا جائے کیونکہ عام نعت خواں غلط تلفظ سے بعض وقت الفاظ ایسے بدلتے ہیں کہ شعر کا مفہوم ہی بدل جاتا ہے یا وہ اپنی طرف سے الفاظ بھی بدل دیتے ہیں خاص کر کلام اعلیٰ حضرت میں، اس لیے انھوں نے سب سے پہلے "سلامِ رَضا" کا انتخاب کیا اور ایک شان دار تاریخی کارنامہ انجام دیا۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی کی پوری انتظامیہ ان تینوں کو پہلے ہی خراج عقیدت پیش کر چکی ہے اور اب تحریری مبارک باد بھی دیتی ہے اس ٹیم نے قصیدہ بردہ شریف کے بھی تمام اشعار اور تمام ابواب علیحدہ علیحدہ اسی طرح تحت اللفظ پڑھ کر یوٹیوب پر پیش کر دیے ہیں۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تینوں سے راضی ہو۔ آمین

ڈاکٹر محمد طاہر قریشی صاحب نے احقر کی اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے کہ یہ سارا اسلام جو انھوں نے تحت اللفظ پڑھا ہے اور اس کے مشکل معنی کے آسان مفہوم کو اسکرین پر دکھایا ہے اس کو تحریری صورت میں ہمیں لکھ کر دے دیں، انھوں نے اس پورے سلام کو ہمارے لیے کمپوز کروا بھجوا دیا۔ جسے اب ہم سالانہ

۴۱ویں امام احمد رضا کانفرنس **۲۰۲۱ء** کے موقعے پر اس مقدمے کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

راقم سمجھتا ہے کہ اس سے نہ صرف پڑھنے والوں کو صحیح تلفظ کی ادائی کا موقع ملے گا بلکہ مقرر حضرات بھی جب اس کو اپنے مطالعے میں رکھیں گے تو یقیناً ان کو تقاریر کے لیے ایک اچھا مواد حاصل ہوگا اور وہ اشعار کی بہت اعلیٰ تشریح کر سکیں گے۔

آخر میں اُس دعا کے ساتھ اس مقدمے کا اختتام کر رہا ہوں جو مولانا سید محمد مرغوب اختر الحامدی قادری رضوی (حیدر آباد، سندھ) نے سلامِ رَضا کی مکمل تضمین کے آخری شعر میں لکھی تھی۔ ملاحظہ کیجیے

مرشدی شاہ احمد رَضا خاں رَضاؔ
فیضیابِ کمالاتِ حساں رَضاؔ
ساتھ اخترؔ بھی ہو زمزمہ خواں رَضاؔ
جب کہ خدمت کے قدسی کہیں ہاں رَضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(محررہ ۱۷ محرم الحرام ۱۴۴۳ھ/ ۲۶ اگست ۲۰۲۱ء بروز جمعرات بوقت شام ۴ بجے بحالت قرنطینہ بوجہ کورونا)

❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

سلامِ رَضا

ڈاکٹر محمد طاہر قریشی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو،

ڈی۔ جے۔ سندھ گورنمنٹ سائنس کالج، کراچی

امام احمد رضا خان ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ/ ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بروز اتوار ہندوستان کے مشہور شہر بریلی میں پیدا ہوئے اور اس نسبت سے فاضل بریلوی کہلائے۔ آپ کے جدامجد مولانا رضا علی خان نے آپ کا نام "احمد رضا" رکھا جبکہ آپ کا پیدائشی نام "محمد" تھا اور تاریخی نام "المختار"۔ آپ "رضاؔ" بطور تخلص استعمال فرماتے تھے، آپ نے اپنے اسم گرامی کے ساتھ "عبدالمصطفیٰ" کا اضافہ بھی فرمایا۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی نامور محدث، فقیہ اور عالم باعمل تھے۔ قدرت نے انھیں دوسری علمی وروحانی صفات کے ساتھ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولتِ بے بہا سے بھی نوازا تھا۔ آپ نے بارگاہِ رسالت میں اپنے دلی جذبات کے اظہار کے لیے نعت کو وسیلہ بنایا اور عربی، فارسی اور اردو زبان میں نعتیں کہیں۔ آپ کی ایک نعت تو ایسی ہے جو چار زبانوں میں ہے۔ آپ کا نعتیہ کلام "حدائقِ بخشش" کے نام سے آپ کی حیات میں شائع ہوا، جو آپ کے کلام کا مستند مجموعہ ہے۔

آپ کو تمام اصناف سخن پر عبور حاصل تھا۔ نعت کہتے ہوئے علوم شریعت میں اپنی دسترس کی وجہ سے جوش عشق وعقیدت کے باوجود بھی کمال کی احتیاط برتی۔ آپ نے قرآن حکیم کو نعت گوئی کا منبع نہ صرف قرار دیا بلکہ اپنی شاعری میں اس کا عملی اظہار بھی کیا۔

امام احمد رضا نے تقریباً ایک ہزار کتب ورسائل تصنیف کی ہیں، جن میں ۱۰۵ سے زائد علوم کا احاطہ کیا گیا ہے۔ کنزالایمان کے نام سے اردو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی کیا۔ اس کے علاوہ فقہ کی سیکڑوں کتابوں پر حواشی لکھے جو ہزاروں صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں، جن میں سے اکثر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی میں محفوظ ہیں۔ کثرت تصانیف اور متعدد علوم پر ان کی عالمانہ گرفت کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ ۲۵رصفرالمظفر ۱۳۴۰ھ/ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

سطور آئندہ میں امام احمد رضا کے مشہورِ زمانہ سلام کے مکمل اشعار کو مشکل الفاظ کے مفہوم کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔ بعض کتابوں میں سلام کے اشعار کی مختلف تعداد ملتی ہے لیکن اس مضمون میں ''حدائق بخشش''، مکتبۃ المدینہ، کراچی، جون ۲۰۱۲ء کی اشاعت پر انحصار کیا گیا ہے، جس کے مطابق اس سلام کے اشعار کی تعداد ۱۷۲ ہے۔

مشکل الفاظ اور تراکیب کے مفہوم کے لیے سب سے زیادہ استفادہ ڈاکٹر مشاہد رضوی اور مولانا غلام حسن قادری سے کیا گیا ہے۔ ہر دو حضرات کے شکریے کے لیے موزوں الفاظ دستیاب نہیں ہو پا رہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا فرمائے۔

الفاظ کے مفاہیم کے علاوہ تراکیب کے مفاہیم درج کرتے وقت آسانی کی غرض سے اس بات کا التزام رکھا گیا ہے کہ ترکیب کو توڑ کر الگ الگ الفاظ کے مفہوم بتانے کے بجائے ترکیب کو پورا درج کیا جائے اور پھر پوری ترکیب کے معانی و مفاہیم لکھے جائیں۔ واضح رہے کہ یہاں لغوی معنوں سے زیادہ مرادی معنوں کو اہمیت دی گئی ہے۔

(۱)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت: سراپا مہربان اور برگزیدہ
شمعِ بزمِ ہدایت: ہدایت کی محفل میں سب سے نمایاں

(۲)

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن دُرود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت: نبوت کے آسمان کا سورج
گلِ باغِ رسالت: رسالت کا باغ کا نمایاں پھول

(۳)

شہرِ یارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شَفاعت پہ لاکھوں سلام

شہرِ یارِارم: جنت کے بادشاہ، تاجدارِحرم: کعبے کے بادشاہ،
نوبہارِشَفاعت: بخشش کی نئی بہار

(۴)

شبِ اسریٰ کے دولھا پہ دائم دُرود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ: معراج کی رات
دائم: ہمیشہ، نوشۂ بزمِ جنّت: جنت کی محفل کے دولھا

(۵)

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی دُرود
فرش کی طِیب و نُزہت پہ لاکھوں سلام

زیب وزینت: سجاوٹ، عرشی دُرود: بلندوبالا درود،
طِیب ونُزہت: زمین کی خوشبواور پاکیزگی

(٦)

نورِ عینِ لطافت پہ اَلطف دُرود
زیب و زینِ نَظافت پہ لاکھوں سلام

نورِعینِ لطافت: نرم اور پاکیزہ آنکھ کی روشنی، اَلطف: پاکیزہ ترین،
زیب وزینِ نَظافت: پاکیزگی کی زینت اور سجاوٹ

(۷)

سروِ نازِ قِدم مغزِ رازِ حِکَم
یکّہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

سروِنازِقِدم: مخلوق میں سب سے پہلے اور نمایاں

مغزِرازِحِکَم: تمام حکمت کا نچوڑ

یکّہ تازِفضیلت: فضائل میں سب سے افضل

(۸)

نقطۂ سِرِّ وحدت پہ یکتا دُرود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سِرِّ وحدت: اللہ کی وحدانیت کے راز سے واقف، یکتا: بے مثال

مرکزِدورِکثرت: تمام مخلوقات کی تخلیق کا مرکزی سبب

(۹)

صاحبِ رَجعتِ شمس و شقُ القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رَجعتِ شمس وشقُ القمر: سورج کو لوٹانے اور چاند کو ٹکڑے کرنے والے

نائبِ دستِ قدرت: اللہ کے نائب

(۱۰)

جس کے زیرِ لِوا آدم و من سِوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

زیرِ لِوا: جھنڈے کے نیچے، آدم ومن سِوا: انسان اور تمام مخلوقات

سزائے سیادت: سرداری کے لائق

(۱۱)

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اُس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

زیرِ نگیں: تابع، قاہر: زبردست

(۱۲)

اصلِ ہربُود و بَہبودِ تُخُمِ وجود
قاسمِ کَنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

اصلِ ہر بُود: ہر ہستی کا مرکز

بَہبودِ تُخُمِ وجود: زندگی کے بیج (ہر ایک) کی بھلائی

قاسمِ کنزِ نعمت: نعمتوں کے خزانے تقسیم کرنے والے

(۱۳)

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد دُرود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوت: نبوت کا دروازہ کھولنے والے

ختمِ دورِ رسالت: رسالت کا سلسلہ ختم کرنے والے

(۱۴)

شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری دُرود
فتقِ اَزہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

شرقِ انوارِقدرت: اللہ کےنور کی چمک دمک
فتقِ اَزہارِقربت: قربت کی کلیاں کھلانے والے

(۱۵)

بےسہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

بےسہیم: لاشریک، قسیم: حصے دار، عدیل: ہم رتبہ،
مثیل: کی طرح، جوہرِفردِعزت: ایسی عزت جوکسی کو نہ ملی ہو

(۱۶)

سِرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی دُرود
عِطرِ جَیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

سِرِّ غیبِ ہدایت: ازل سے غیب کے رازوں کا مرکز
عِطرِجَیبِ نہایت: خوشبوؤں کا خزینہ

(۱۷)

ماہِ لاہُوتِ خَلوت پہ لاکھوں دُرود
شاہِ ناسُوتِ جَلوت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہُوتِ خَلوت: تنہائیوں میں فنا فی اللہ میں کھو جانے والا چاند

شاہِ ناسُوتِ جَلوت: جلووں کی کائنات کے بادشاہ

(۱۸)

کنزِ ہر بے کس و بے نوا پر دُرود

حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

کنزِ ہر بےکس و بےنوا: محتاجوں اور بے سہارا لوگوں کی امیدوں کا مرکز

حرزِ ہر رفتہ طاقت: ہر کم زور کی جاے پناہ

(۱۹)

پر توِ اسمِ ذاتِ اَحد پر دُرود

نُسخۂ جامِعیّت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسمِ ذاتِ اَحد: اللہ کی وحدانیت کا عکس

نُسخۂ جامِعیّت: تمام صفات رکھنے والی کتاب

(۲۰)

مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد دُرود

مقطعِ ہر سِیادت پہ لاکھوں سلام

مطلعِ ہر سعادت: ہر نیک بختی کا آغاز، اسعد: سعادتوں والا،

مقطعِ ہر سِیادت: ہر قسم کی بزرگی کی انتہا

(۲۱)

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

خلق: مخلوق، دادرس: مددگار، فریادرس: فریاد سننے والے
کہفِ روزِ مصیبت: مصیبت کے دن کی جائے پناہ

(۲۲)

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں دُرود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

بے کس: بے سہارا

(۲۳)

شمعِ بزمِ دنیٰ ھُو میں گم کُن اَنا
شرحِ متنِ ہُوِیَّت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ دنیٰ: اللہ کے قرب کی محفل کی شمع، ھُو: وہ (اللہ)
کُن: ہوجا، اَنا: میں،
شرحِ متنِ ہُوِیَّت: اللہ کی وحدانیت کی تشریح کرنے والے

(۲۴)

انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی: دو ہونے کی انتہا، ابتدائے یکی: ایک ہونے کا آغاز،
جمع تفریق و کثرت: صوفیانہ اصطلاح میں اللہ کی صفات ذاتیہ کا مظہر ہونا جمع ہے، اللہ کی صفات فعلیہ کا مظہر ہونا تفریق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری مخلوق کی کثرت کا خلاصہ ہیں۔

(۲۵)

کثرتِ بعدِ قلّت پہ اکثر دُرود
عزتِ بعدِ ذلّت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعدِ قلّت: پہلے کم اور بعد میں زیادہ، عزتِ بعدِ ذلّت: توہین کے بعد عزت، بعض نسخوں میں اس شعر کو یوں بھی لکھا گیا ہے:

کثرتِ بُعد قلّت پہ اکثر دُرود
عزتِ بُعد ذلّت پہ لاکھوں سلام

اس صورت میں مفہوم بدل جائے گا۔ لفظ ''بُعد'' دوری کے معنوں میں آتا ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ شعر کی اس شکل میں اہانت کا پہلو نہیں ہے جیسے کہ پہلی صورت میں نظر آتا ہے۔ واللہ اعلم

(۲۶)

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ دُرود
حق تعالیٰ کی مِنّت پہ لاکھوں سلام

مِنّت: احسان

(۲۷)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

ثروت: دولت

(۲۸)

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد دُرود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

فرحتِ جانِ مومن: مومن کے لیے سکون کا باعث
غیظِ قلبِ ضلالت: گمراہ لوگوں کے لیے غضب

(۲۹)

سببِ ہر سبب منتہائے طلب
علّتِ جملہ علّت پہ لاکھوں سلام

سببِ ہر سبب: تخلیق کائنات کا سبب، منتہائے طلب: تمام تلاش و جستجو کی انتہا
علّتِ جملہ علّت: ہر مقصد اور مدعا کا سبب

(۳۰)

مصدرِ مظہریّت پہ اظہر دُرود
مظہرِ مصدریّت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریّت: اللہ تعالیٰ کی عظمتوں کو ظاہر کرنے والے، اظہر: بہت نمایاں
مظہرِ مصدریّت: اللہ کے جلووں کے ظاہر ہونے کا مقام

(۳۱)

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اُس گُلِ پاک مَنبت پہ لاکھوں سلام

گُلِ پاک مَنبت: پاکیزہ پھول کی اُٹھان

(۳۲)

قدِّ بے سایہ کے سایۂ مَرحمت
ظِلِّ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

قدِّ بے سایہ: بغیر سائے والا قد، سایۂ مَرحمت: مہربانی والا
ظِلِّ ممدودِ رافت: کرم اور مہربانی کا دائمی سایہ

(۳۳)

طائرانِ قُدس جس کی ہیں قُمریاں
اُس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قُدس: مقدس فرشتے، قُمریاں: فاختہ کی طرح کا ایک اچھی آواز والا پرندہ، سہی سرو قامت: سیدھا اور اونچے قد کا درخت

(۳۴)

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اُس خدا ساز طَلعت پہ لاکھوں سلام

وصف: تعریف، آئینۂ حق نما: اللہ کی راہ دکھانے والا آئینہ،

خداساز طَلعت: اللہ کی پہچان کرانے والا روشن اور چمک دار چہرہ

(۳۵)

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں

اُس سرِ تاجِ رِفعت پہ لاکھوں سلام

سرِ سروراں: بادشاہوں کے سر، خم: جھکنا، سرِ تاجِ رِفعت: شاہی تاج والا سر

(۳۶)

وہ کرم کی گھٹا گیسوے مُشک سا

لکّۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام

گیسوے مُشک سا: کستوری کی طرح مہکنے والے بال،

لکّۂ ابرِ رافت: مہربانی کے بادل کا ٹکڑا

(۳۷)

لَیۡلَۃُ القَدر میں مَطلَعِ الفَجرِ حق

مانگ کی اِستقامت پہ لاکھوں سلام

لَیۡلَۃُ القَدر: شب قدر (شعر میں زلفیں مراد ہے)، اِستقامت: سیدھاپن

مَطلَعِ الفَجرِ حق: حق کے سورج کا نکلنا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانگِ مبارک)

(۳۸)

لختِ لختِ دلِ ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی عادت پہ لاکھوں سلام

لختِ لختِ دلِ ہر جگر چاک: ہر پھٹے ہوئے جگر کے دل کے ٹکڑے (دل چاک ہونے کی کوشش کر رہا ہے)، شانہ: کنگھی

(۳۹)

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

کانِ لعلِ کرامت: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کان مبارک جو عزت کے موتیوں کی کان (ذخیرہ) ہیں۔

(۴۰)

چشمۂ مِہر میں موجِ نورِ جلال
اُس رگِ ہاشمیّت پہ لاکھوں سلام

چشمۂ مِہر: سورج کا چشمہ، موج نورِ جلال: غیظ وغضب کے نوری سمندر کی لہر، رگِ ہاشمیّت: غیرت والے ہاشمی خون کی رگ

(۴۱)

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جبینِ سعادت: نیکی والی پیشانی

(۴۲)

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

محرابِ کعبہ: خانۂ کعبہ میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ، لطافت: نزاکت

(۴۳)

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظُلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

سایہ افگن: سایہ کرنے والا، مژہ: پلک،
ظُلّۂ قصرِ رحمت: کرم اور مہربانی کے محل کی چھتری

(۴۴)

اشک باریٔ مژگاں پہ برسے دُرود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

اشک باریٔ مژگاں: پلکوں کا آنسو برسانا،
سلکِ دُرِّ شفاعت: شفاعت کے موتیوں کی لڑی

(۴۵)

معنیٔ قَدۡ رَایٰ مقصدِ مَا طَغٰی
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

معنیٔ قَدْ رَاٰیْ: جس نے مجھ دیکھا اُس نے خدا کو دیکھا (حدیث کی طرف اشارہ)،

مقصدِ مَا طَغٰی: نہ وہ بہکا (آیت کی طرف اشارہ)

نرگسِ باغِ قدرت: قدرت کے نبوت کے باغ کے نرگسی آنکھوں والے محبوب

(۴۶)

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

دم میں دم آگیا: جسم میں جان آنا، نگاہِ عنایت: مہربانی کی نظر

(۴۷)

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرود

اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

بینی: ناک، رفعت: بلندی

(۴۸)

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے

اُن عِذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

چراغِ قمر: چاند کا دیا، عِذار: رخسار، طلعت: چمک

(۴۹)

اُن کے خَد کی سہُولت پہ بے حد دُرود

اُن کے قد کی رَشاقت پہ لاکھوں سلام

خَد: گال، سہولت: نرمی، رَشاقت: عمدگی

(۵۰)

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

(۵۱)

چاند سے منھ پہ تاباں درخشاں دُرود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

تاباں: چمک دار، درخشاں: روشن،
نمک آگیں صباحت: نمکین حُسن وجمال

(۵۲)

شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عَرَق
اُس کی سچی بَراقت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغِ حق: اللہ تعالیٰ کے باغ کی شبنم،
عَرَق: پسینہ، بَراقت: چمک دمک

(۵۳)

خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

خط: داڑھی، گردِدہن: منھ کے آس پاس،

دل آرا: دل کو موہ لینے والی، پھبن: سجاوٹ،

سبزۂ نہرِ رحمت: رحمت کی نہر کی ہریالی

(۵۴)

رِیشِ خوش معتدل مرہمِ رَیش دل
ہالۂ ماہِ نُدرت پہ لاکھوں سلام

رِیشِ خوش معتدل: موزوں اور خوب صورت داڑھی،

مرہمِ رَیشِ دل: دل کے زخموں کا مرہم،

ہالۂ ماہِ نُدرت: خوبصورت چاند کے گرد روشنی کا دائرہ

(۵۵)

پتلی پتلی گلِ قُدس کی پتّیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

گلِ قُدس: جنت کے باغ کا نکھرا ہوا پھول، نزاکت: خوبی، نفاست

(۵۶)

وہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

دہن: منھ، وحیٔ خدا: اللہ تعالیٰ کا پیغام،

چشمۂ علم وحکمت: عقل مندی اور علم کی نہر

(۵۷)

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

شاداب: ہرا بھرا، جناں: جنتیں، طراوت: تازگی

(۵۸)

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اُس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

شیرۂ جاں: جان کو تسکین دینے والا میٹھا شربت،
زُلالِ حلاوت: مٹھاس بھرا ٹھنڈا پانی

(۵۹)

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

کُن کی کنجی: تمام مخلوقات کی پیدائش کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(۶۰)

اُس کی پیاری فصاحت پہ بے حد دُرود
اُس کی دل کش بلاغت پہ لاکھوں سلام

فصاحت: اچھی گفتگو، بلاغت: موقعے کے لحاظ سے عمدہ گفتگو

(۶۱)

اُس کی باتوں کی لذّت پہ بے حد دُرود
اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

ہیبت: رعب، دبدبہ

(۶۲)

وہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

جوبن: رونق، بہارِقبول: قبولیت کی بہار،
نسیمِ اجابت: قبولیت والی خوشبودار ہوا

(۶۳)

جن کے گچھے سے لچھّے جھڑیں نور کے
اُن ستاروں کی نُزہت پہ لاکھوں سلام

لچھّے: لڑیاں، نزہت: چمک، پاکیزگی

(۶۴)

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

تسکیں: تسلی، تبسم: مسکراہٹ

(۶۵)

جس میں نہریں ہیں شِیر و شکر کی رواں
اُس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

شِیر وشکر: چینی اور دودھ، نضارت: تازگی

(۶۶)

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شَرَف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

دوش بردوش: کندھے پر سیاہ زلفیں،
شانِ شَرَف: بزرگی کی شان، شوکت: شان

(۶۷)

حَجَرِ اسودِ کعبۂ جان و دل
یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

حَجَرِ اسودِ کعبۂ جان ودل: دل اور جان کے خانہ کعبے کا کالا پتھر،
مُہرِ نبوت: آپ ﷺ کی پشت انور پر مہر کا نشان

(۶۸)

روئے آئینۂ علم پُشتِ حضور
پُشتیٔ قصرِ ملّت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینۂ علم: علم کے آئینے کا چہرہ،

پُشتیِ قصرِ ملّت: دین اور امت کے محل کا محافظ

(٦٩)

ہاتھ جس سمت اُٹھّا غنی کر دیا

موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

غنی: مال دار، موجِ بحرِ سماحت: سخاوت کے سمندر کی لہر

(۷۰)

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں

ایسے بازو کی قوّت پہ لاکھوں سلام

بارِ دو عالم: دونوں جہان کا بوجھ

(۷۱)

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں

ساعِدَینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایماں: دین و ایمان کا مرکز،

ساعِدَینِ رسالت: رسالت کے بازو

(۷۲)

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم

اُس کفِ بحرِ ہمّت پہ لاکھوں سلام

خط: نقش ونگار، موجِ نورِ کرم: کرم کے نور کی لہر،
کفِ بحرِ ہمّت: ہمت کے سمندر کی ہتھیلی

(۷۳)

نُور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

(۷۴)

عیدِ مشکل کُشائی کے چمکے ہِلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

عیدِ مشکل کُشائی: حاجت پوری کرنے کی خوشی، ہِلال: چاند، بشارت: خوش خبری

(۷۵)

رفعِ ذکرِ جلالت پہ اَرفع دُرود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

رفعِ ذکرِ جلالت: بزرگی کا ذکر بلند ہونا، اَرفع: بہت بلند،
شرحِ صدرِ صدارت: صدارت کرنے والے کے کھلے ہوئے سینے پر

(۷۶)

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

ورا: بالاتر، غنچۂ رازِ وحدت: وحدت کا راز سمجھنے والی کلی

(۷۷)

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

مِلک: ملکیت، شکم: پیٹ، قناعت: کم پہ گزارا

(۷۸)

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

عزمِ شفاعت: شفاعت کرنے کا پکا ارادہ

(۷۹)

انبیا تہہ کریں زانُو اُن کے حضور
زانُوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

تہہ کریں زانُو: ادب اور احترام سے بیٹھیں، وجاہت: رعب و دبدبہ، عزت

(۸۰)

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اِصابت پہ لاکھوں سلام

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک پنڈلیاں مہربانی کے درخت کی شاخوں کی بنیاد ہیں، شمعِ راہِ اِصابت: سیدھے راستے کا چراغ

(۸۱)

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پا کی حُرمت پہ لاکھوں سلام

خاکِ گزر: راستے کی خاک، کفِ پا: پاؤں کا تلوا، حُرمت: عزت

(۸۲)

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

طیبہ: مدینہ، دل افروز: دل کو زندگی دینے والا، ساعت: وقت

(۸۳)

پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے دُرود
یادگاریٔ اُمّت پہ لاکھوں سلام

روزِ ازل: کائنات کی تخلیق کا دن، یادگاریٔ اُمّت: اُمت کو یاد رکھنا

(۸۴)

زرعِ شاداب و ہر ضرعِ پُر شِیر سے
بَرَکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

زرعِ شاداب: سرسبز کھیتی، ضرعِ پُرشِیر: دودھ سے بھرپور چھاتی،
بَرَکاتِ رضاعت: دودھ پینے کے دوران کی برکتیں

(۸۵)

بھائیوں کے لیے ترکِ پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نِصفَت پہ لاکھوں سلام

ترکِ پستاں: دودھ چھوڑنا، نِصفَت: عدل وانصاف

(۸۶)

مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا دُرود
بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مہدِ والا: مبارک گود، صدہا: سیکڑوں، بُرجِ ماہِ رسالت: رسالت کے چاند کا مینار

(۸۷)

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبَن!
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

پھبَن: خوب صورتی، خدا بھاتی: خدا کو بھی پسند آنے والی

(۸۸)

اُٹھتے بوٹوں کی نشو و نُما پر دُرود
کِھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

بوٹوں: پودوں، نکہت: خوشبو

(۸۹)

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ دُرود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

فضلِ پیدائشی: پیدائشی بزرگی، کراہت: نفرت

(۹۰)

اِعتِلائے جِبلّت پہ عالی دُرود
اِعتدالِ طَوِیّت پہ لاکھوں سلام

اِعتِلائے جِبلّت: فطرت کی بلندی، اِعتدالِ طَوِیّت: عادت کا موزوں ہونا

(۹۱)

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں دُرود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

ملاحت: حسن کی نمکینی

(۹۲)

بھینی بھینی مہک پر مہکتی دُرود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

نفاست: پاکیزگی

(۹۳)

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں دُرود
اچھی اچھی اِشارت پہ لاکھوں سلام

عبارت: گفتگو، شیریں: میٹھا، اِشارت: اشارہ، کنایہ

(۹۴)

سیدھی سیدھی رَوِش پر کروڑوں دُرود
سادی سادی طبیعَت پہ لاکھوں سلام

رَوِش: چال

(۹۵)

روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خَلوت پہ لاکھوں سلام

روزِگرم: گرم دن، شبِ تیرہ وتار: اندھیری رات،
کوہ وصحرا: پہاڑ اور جنگل، خَلوت: تنہائی

(۹۶)

جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و مَلک
اس جہاں گیر بعثت پہ لاکھوں سلام

مَلَک: فرشتے، جہاں گیر: دنیا بھر کے لیے، بعثت: رسول بنا کر بھیجا جانا

(۹۷)

اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام

جھلاجھل: بہت تیز روشنی، جلوہ ریزیٔ دعوت: اللہ کے پیغام کا نور بکھیرنا

(۹۸)

لطفِ بیداریٔ شب پہ بے حد دُرود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

لطفِ بیداریٔ شب: رات کو جاگنے کا مزا،

عالمِ خوابِ راحت: سکون بھری نیند کا عالم

(۹۹)

خندۂ صبحِ عشرت پہ نُوری دُرود
گِریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبحِ عشرت: خوشی کی صبح کی مسکراہٹ،
نُوری: نور والا، گِریۂ ابرِ رحمت: رحمت کے بادل کا برسنا

(۱۰۰)

نرمیٔ خوئے لِینت پہ دائم دُرود
گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

نرمیٔ خوئے لینت: طبیعت کی نرمی، دائم: ہمیشہ،
گرمیٔ شانِ سطوت: رعب و دبدبے کی شان و شوکت

(۱۰۱)

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اُس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

کھنچی گردنیں: اکڑی ہوئی گردنیں، خداداد شوکت: اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رعب و دبدبہ

(۱۰۲)

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمّت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۳)

گردِ مہ دستِ انجم میں رَخشاں ہِلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

گردِ مہ: چاند کے گرد، دستِ انجم: کہکشاں، رَخشاں: روشن،
ہلال: پہلی رات کا چاند، بدر: میدانِ بدر، دفعِ ظلمت: کفر کو دور کرنا

(۱۰۴)

شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں
جنبشِ جیشِ نُصرت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر: اللہ اکبر کا نعرہ، جنبشِ جیشِ نُصرت: فتح کے لشکر کی حرکت

(۱۰۵)

نعرہائے دلیراں سے بَن گونجتے
غُرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

نعرہائے دلیراں: بہادروں کے نعرے، بَن: جنگل،
غُرّشِ کوسِ جرأت: ہمت کے نقارے کی غرّاہٹ

(۱۰۶)

وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صَولت پہ لاکھوں سلام

چقاچاق: تلوار یا خنجر کی آواز، صَولت: رعب

(۱۰۷)

اُن کے آگے وہ حمزہ کی جاں بازیاں
شیرِ غُرّانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

جاں بازیاں: دلیری، شیرِ غُرّانِ سطوت: دھاڑنے والا شیر

(۱۰۸)

الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں دُرود
اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

الغرض: قصہ مختصر، مُو: بال، خُو و خصلت: عادت اور ادا

(۱۰۹)

اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی دُرود
اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

نسبت: تعلق، نامی: بڑھنے والا

(۱۱۰)

اُن کے مولا کے اُن پر کروڑوں دُرود
اُن کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

اصحاب و عترت: ساتھی اور اولاد

(۱۱۱)

پارَہائے صُحف غنچہ ہائے قُدُس

اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

پارَہائے صُحف: مقدس کلام کے حصے، غنچہ ہائے قُدُس: پاکیزہ کلیاں،

اہلِ بیتِ نبوت: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کے افراد

(۱۱۲)

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے

اُس ریاضِ نَجابت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر: پاک کرنے والا پانی، ریاضِ نَجابت: شرافت اور بزرگی کا باغ

(۱۱۳)

خونِ خیرُ الرُّسل سے ہے جن کا خمیر

اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیرُ الرُّسل: رسولوں میں بہترین رسول کا خون،

خمیر: اصل، بےلوث طینت: بے عیب پیدائش

(۱۱۴)

اُس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ

حَجلہ آرائے عِفّت پہ لاکھوں سلام

بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کا ٹکڑا یعنی حضرت فاطمہ،

(۱۱۵)

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مِہر نے
اُس رِدائے نَزاہت پہ لاکھوں سلام

مہ ومِہر: چانداور سورج، رِدائے نَزاہت: پاکیزگی کی چادر

(۱۱۶)

سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

زاہرہ: چمک دار کلیاں، طیّبہ: پاک، طاہرہ: پاک،
جانِ احمد: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جگر کا ٹکڑا

(۱۱۷)

حَسَنِ مجتبیٰ سیّدُ الاسخیا
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

حَسَنِ مجتبیٰ: پسندیدہ یعنی امام حسن، سیّدُ الاسخیا: سخیوں کے سردار،
راکبِ دوشِ عزت: عزت والے کندھوں پر سوار

(۱۱۸)

اَوجِ مِہرِ ہُدیٰ موجِ بحرِ نَدیٰ
رَوحِ رُوحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

اَوجِ مہرِ ہُدیٰ: ہدایت کے سورج کی بلندی،

موجِ بحرِ نَدیٰ: سخاوت کے سمندر کی لہر، رَوحِ رُوحِ سخاوت: سخاوت کی جان

(۱۱۹)

شہد خوارِ لُعابِ زبانِ نبی

چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

شہد خوارِ لُعابِ زبانِ نبی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زبان کے لعاب کا شہد کھانے والے، چاشنی گیرِ عصمت: پاک دامنی کی مٹھاس چکھنے والے

(۱۲۰)

اُس شہیدِ بَلا شاہِ گُلگوں قَبا

بے کسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

شہیدِ بَلا: مصیبت میں شہید ہونے والے،

شاہِ گُلگوں قَبا: گلاب کے پھول کی طرح سرخ رنگ کا لباس پہننے والے بادشاہ

بے کسِ دشتِ غربت: بے وطنی کے جنگل کا اکیلا مسافر

(۱۲۱)

دُرِّ دُرجِ نجف مِہرِ بُرجِ شَرَف

رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ دُرجِ نجف: نجف کے صندوق کا موتی،

مِہرِ بُرجِ شَرَف: بزرگی کے آسمان کا چمکتا سورج،

رنگِ رُوئے شہادت: شہید کے چہرے کا رنگ

(۱۲۲)

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

مادرانِ شفیق: مہربان مائیں، بانوانِ طہارت: پاکیزہ خواتین

(۱۲۳)

جِلَوگِیّانِ بیتُ الشَّرَف پر دُرود
پردگِیّانِ عفّت پہ لاکھوں سلام

جِلَوگِیّانِ بیتُ الشَّرَف: بزرگی والے گھر میں تشریف رکھنے والے،
پردگِیّانِ عفّت: باپردہ خواتین

(۱۲۴)

سَیّما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گزارِ رَفاقت پہ لاکھوں سلام

سَیّما: خاص طور پر، کہفِ امن واماں: امن وامان کے لیے پناہ گاہ،
حق گزارِرَفاقت: ساتھ دینے کا حق ادا کرنے والے

(۱۲۵)

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

تسلیم: سلامتی، سرائے سلامت: امن کا مقام

(۱۲۶)

منزل مَّن قَصَبْ لَا نَصَبْ لَاصَخَبْ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

منزل مَّن قَصَبْ لَا نَصَبْ لَاصَخَبْ: موتیوں سے بنا ہوا گھر جہاں کوئی تکلیف اور شور نہ ہو، کوشک: حجرہ، زینت: سجاوٹ

(۱۲۷)

بنتِ صدّیق آرامِ جانِ نبی
اُس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام

بنتِ صدّیق: حضرت عائشہ، حریمِ براءت: پاک دامن بیوی (مراد حضرت عائشہ)

(۱۲۸)

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۹)

جن میں رُوح ا لقدُس بے اجازت نہ جائیں
اُن سُرادِق کی عِصمت پہ لاکھوں سلام

رُوح القدُس: جبریل، سُرادِق: حجرے

(۱۳۰)

شمعِ تابانِ کاشانۂ اِجتہاد

مفتیٔ چار ملّت پہ لاکھوں سلام

شمعِ تابانِ کاشانۂ اِجتہاد: اجتہاد کے مکان کا روشن چراغ،

مفتیٔ چار ملّت: خلفائے راشدین کے دور میں فتویٰ دینے والی (مراد حضرت عائشہ)

(۱۳۱)

جاں نثارانِ بدر و اُحُد پر دُرود

حق گزارانِ بیعَت پہ لاکھوں سلام

حق گزارانِ بیعَت: بیعت کا حق ادا کرنے والے

(۱۳۲)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا

اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

دسوں: وہ دس صحابہ جن کو ان کی زندگی ہی میں جنت کی بشارت دی گئی (عشرہ مبشرہ)

مژدہ: خوش خبری

(۱۳۳)

خاص اُس سابقِ سیرِ قُربِ خدا

اَوحَدِ کامِلِیَّت پہ لاکھوں سلام

سابقِ سیرِ قُربِ خدا: خدا کی قرب کا سفر یعنی ہجرت،

اَوحَدِ کامِلِیَّت: مکمل ہونے میں بے مثال

(۱۳۴)

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اِصطفیٰ

عِزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

مایۂ اِصطفیٰ: پرہیزگاری کے لیے باعثِ فخر،

عِزّ ونازِ خلافت: جانشینی کے لیے فخر اور عزّت کا باعث

(۱۳۵)

یعنی اُس افضلُ الخلق بعدَ الرُّسُل

ثانیٔ اثْنَینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

افضلُ الخلق بعدَ الرُّسُل: مخلوقات میں رسولوں کے بعد سب سے افضل،

ثانیٔ اثْنَینِ ہجرت: ہجرت کرنے والوں میں دوسرا یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۱۳۶)

اَصدَقُ الصّادِقیں سیّدُ المتّقیں

چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

اَصدَقُ الصّادِقیں: سچوں میں سب سے سچے،

سیّدُ المتّقیں: پرہیزگاروں کے سربراہ، چشم و گوشِ وزارت: جانشینی کے کان اور آنکھ

(۱۳۷)

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر

اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

اعدا: دشمن، شیدا: دیوانہ، سقر: دوزخ

(۱۳۸)

فارقِ حق و باطل امامِ الہدیٰ
تیغِ مسلولِ شدّت پہ لاکھوں سلام

فارقِ حق و باطل: حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا،
امامِ الہدیٰ: ہدایت کا امام، تیغِ مسلولِ شدّت: سختی کی ننگی تلوار

(۱۳۹)

ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

ترجمانِ نبی: نبی کے سفیر، ہم زبانِ نبی: نبی کی زبان بولنے والے،
جانِ شانِ عدالت: عدل و انصاف کی عزت اور شان

(۱۴۰)

زاہدِ مسجدِ احمدی پر دُرود
دولتِ جیشِ عُسرت پہ لاکھوں سلام

زاہدِ مسجدِ احمدی: مسجد نبوی کے عبادت گزار،
دولتِ جیشِ عُسرت: تنگی کے لشکر کی دولت

(۱۴۱)

درِّ منثورِ قرآں کی سِلکِ بہی
زوجِ دو نورِ عفّت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ منثورِ قرآں: قرآن کے بکھرے ہوئے موتی،

سِلکِ بَہی: بہترین پرونے والا، زوجِ دونورِ عفّت: دو پاکیزہ نوروں کے شوہر

(۱۴۲)

یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہدیٰ

حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ قمیصِ ہدیٰ: ہدایت کی قمیص والے،

حُلّہ پوشِ شہادت: شہادت کا لباس پہننے والا

(۱۴۳)

مرتضیٰ شیرِ حق اشجع الاشجعیں

ساقیٔ شِیر و شربت پہ لاکھوں سلام

شیرِ حق: شیرِ خدا، اشجع الاشجعیں: بہادروں کے سردار،

ساقیٔ شِیر و شربت: دودھ اور شربت پلانے والا

(۱۴۴)

اصل نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا

بابِ فصلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

اصل نسلِ صفا: پاکیزہ نسل کی بنیاد، وجہِ وصلِ خدا: خدا سے ملانے کا ذریعہ،

بابِ فصلِ ولایت: ولایت کی فضیلت کا دروازہ

(۱۴۵)

اوّلیں دافعِ اہلِ رفض و خُروج

چارمی رکنِ ملّت پہ لاکھوں سلام

اوّلیں: پہلے، دافعِ اہلِ رفض وخُروج: رافضی اور خارجیوں کو دور کرنے والے،
چارمی رکنِ ملّت: ملّت کے چوتھے خلیفہ

(۱۴۶)

شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن

پر توِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

شیرِ شمشیر زن: تلوار کا دھنی، شاہِ خیبر شکن: قلعہ خیبر کو توڑنے والے،
پر توِ دستِ قدرت: قوتِ پروردگار کے ہاتھوں کا عکس

(۱۴۷)

ماحیٔ رفض و تفضیل و نصب و خُروج

حامیٔ دین و سنت پہ لاکھوں سلام

ماحیٔ رفض و تفضیل ونصب وخُروج: رافضیوں اور علی کو سب صحابہ سے افضل ماننے والوں اور اہل بیت سے دشمنی رکھنے والوں، سب کو مٹانے والا

(۱۴۸)

مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب

اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

پیشِ فتح: فتحِ مکہ سے پہلے،　　پسِ فتح: فتحِ مکہ کے بعد،

اہلِ خیر و عدالت: بھلائی اور انصاف کرنے والے

(۱۴۹)

جس مسلماں نے دیکھا اُنھیں اک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

بصارت: بینائی

(۱۵۰)

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

(۱۵۱)

باقئ ساقیانِ شرابِ طَہور
زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

باقئ ساقیانِ شرابِ طَہور: اللہ کی محبت کی شراب پلانے والے بقیہ تمام بزرگ،

زینِ اہلِ عبادت: عبادت کرنے والوں کی زینت

(۱۵۲)

اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے
اُن سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

اہلِ مکانت: مرتبے والے

(۱۵۳)

اُن کی بالا شرافت پہ اعلا دُرود
اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

بالا: بلند، والا: شان والا، سیادت: سرداری

(۱۵۴)

شافعی مالک احمد امامِ حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

امامِ حنیف: امام ابوحنیفہ،
چار باغِ امامت: اُمت کے باغ کے چاروں سردار

(۱۵۵)

کاملانِ طریقت پہ کامل دُرود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

کاملانِ طریقت: روحانیت میں کامل،
حاملانِ شریعت: شریعت پرعمل کرنے والے

(۱۵٦)

غوثِ اعظم امامُ التُّقیٰ والنُّقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم: بڑے مددگار (شیخ عبدالقادری جیلانی رحمۃ اللہ علیہ)
امامُ التُقیٰ والنُقیٰ: طہارت اور تقویٰ والوں کے امام،
جلوۂ شانِ قدرت: قدرت کی شان دکھانے والے

(۱۵۷)

قُطب و ابدال و ارشاد و رُشدالرَشاد
مُحیِٔ دین و ملّت پہ لاکھوں سلام

قُطب: بڑا ولی، ابدال: بڑے ولیوں کا گروہ،
ارشاد: ہدایت کا بیان کرنے والا، رُشدالرَشاد: ہدایت کا رستہ دکھانے والا
مُحیِٔ دین وملّت: دین وملّت کو پھر سے رائج کرنے والا

(۱۵۸)

مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد دُرود
فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

مردِ خیلِ طریقت: ولیوں کے سردار، فردِ اہلِ حقیقت: ولیوں میں نمایاں

(۱۵۹)

جس کی مِنبر ہوئی گردنِ اولیا
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

مِنبر: جس پر بیٹھ کر خطیب وعظ کرتا ہے، کرامت: بزرگی

(۱۶۰)

شاہِ برکات و برکات پیشینیاں
نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

شاہِ برکات: حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی،
برکات پیشینیاں: پہلے کے بزرگوں کی برکات،
نو بہارِ طریقت: طریقت کی نئی بہار

(۱۶۱)

سید آلِ محمد امام الرشید
گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

آلِ محمد: حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی کے بڑے فرزند،
امام الرشید: ہدایت کے امام، گلِ روضِ ریاضت: عبادت کے باغ کا پھول

(۱۶۲)

حضرتِ حمزہ شیرِ خدا و رسول
زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

حضرت حمزہ: سید آلِ محمد مارہروی کے صاحبزادے،
زینتِ قادریت: سلسلۂ قادریہ کی شان

(۱۶۳)

نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

(۱۶۴)

نورِ جاں عطرِ مجموعہ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

نورِجاں: دل وجان کی روشنی، عطرِ مجموعہ: خوشبوؤں کا مرکز،
آقائے نعمت: انعام کے سردار (مراد، امام احمد رضا کے پیر و مرشد)

(۱۶۵)

زیبِ سجّادہ سجّادِ نوری نہاد
احمدِ نورِ طینت پہ لاکھوں سلام

زیبِ سجّادہ: بزرگوں کی گدّی کی زینت،
سجّادِ نوری نہاد: بہت سجدے کرنے والے اور نور بھری عادتوں والے (مراد، سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی)، احمدِ نورِ طینت: نورانی طبیعت والے احمد نوری

(۱۶۶)

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنّت پہ لاکھوں سلام

عتاب: سخت غصّہ، تا ابد: ہمیشہ ہمیشہ

(۱۶۷)

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

طفیل: وسیلے سے، بندۂ ننگِ خَلقت: مخلوق کے لیے باعثِ شرم

(۱٦۸)

میرے اُستاد ماں باپ بھائی بہن
اہلِ وُلد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

اہلِ وُلد و عشیرت: اہل وعیال اور خاندان

(۱٦۹)

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

(۱۷۰)

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

شوکت: شان

(۱۷۱)

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں! رَضَاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

قُدسی: فرشتے

۞۞۞

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

25- جاپان مینشن، رضا چوک، (ریگل)، صدر، کراچی، پاکستان۔ (74400) فون: 32725150-21-92+

واٹس ایپ: 0303-9205511 ای میل: imamahmadraza@gmail.com